سالانہ امتحان 2024ء/1445ھ
كنزالمدارس بورڈ پاکستان

درجہ: عالمیہ سال دوم | پرچہ: پہلا | مضمون: صحیح البخاري
تاریخ: 12-02-2024 | دن: پیر | کل وقت: 30 منٹ | کل نمبر: 25
مرکز امتحان:_________ دستخط نگران مرکز امتحان:_________ دستخط ممتحن:_________
رول نمبر:_________
دستخط طالب علم:_________

KANZUL MADARIS BOARD

حصہ اول: معروضی

کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔ ہر سوال کا 01 نمبر ہے۔ (25x1=25)

سوال نمبر 1: نزول وحی سے قبل آپ ﷺ تشریف لے جاتے تھے۔
(الف) غار ثور میں (ب) جبل رحمت پر (ج) غار حرا میں (د) کوہ صفا پر

سوال نمبر 2: بخاری شریف کی پہلی حدیث ہے۔
(الف) وحی کے بارے میں (ب) نیت کے بارے میں (ج) ایمان کے متعلق (د) علم کے متعلق

سوال نمبر 3: رمضان المبارک میں آپ ﷺ قرآن پاک کا دور فرماتے تھے۔
(الف) حضرت جبرائیل کے ساتھ (ب) حضرت میکائیل کے ساتھ (ج) سیدنا صدیق اکبر کے ساتھ (د) حضرت ابی بن کعب کے ساتھ

سوال نمبر 4: "ملک بنی الاصفر" سے کیا مراد ہے؟
(الف) روم کا بادشاہ (ب) فارس کا بادشاہ (ج) حمص کا بادشاہ (د) قبرص کا بادشاہ

سوال نمبر 5: ایمان کی کمی بیشی پر امام بخاری نے۔۔۔ آیتوں سے استدلال کیا ہے۔
(الف) چھ (ب) آٹھ (ج) دس (د) نو

سوال نمبر 6: "فرار من الفتن۔۔۔"
(الف) نفاق (ب) کفر (ج) دین (د) ضلالۃ

سوال نمبر 7: مال غنیمت سے اللہ و رسول ﷺ کے لیے ہے۔
(الف) چوتھا حصہ (ب) آٹھواں حصہ (ج) دسواں حصہ (د) پانچواں حصہ

سوال نمبر 8: لما اكثر ان يقول النبي ﷺ سلوني فبرك۔۔۔ على ركبتيه فقال رضينا بالله ربا۔
(الف) عمر (ب) بلال (ج) ابوبکر (د) عثمان

سوال نمبر 9: "شجرة لا يسقط ورقها" سے مراد ہے۔
(الف) بیری (ب) کھجور (ج) انجیر (د) زیتون

سوال نمبر 10: آپ ﷺ کی انگوٹھی تھی۔
(الف) سونے کی (ب) لوہے کی (ج) چاندی کی (د) پیتل کی

سوال نمبر 11: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔
(الف) ہر پیر شریف کو (ب) ہر بدھ کو (ج) ہر جمعرات کو (د) ہر جمعہ کو

سوال نمبر 12: "اللهم علمه الكتاب" یہ دعا آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔
(الف) عبداللہ بن عباس کے لیے (ب) عبداللہ بن عمر کے لیے (ج) عبداللہ بن مسعود کے لیے (د) ابوبکر صدیق کے لیے رضی اللہ عنہم

سوال نمبر 13: كان اذا تكلم بكلمة اعادها۔۔۔
(الف) ثلاثا (ب) اربعا (ج) ثانيا (د) خمسا

سوال نمبر 14: اہل مدینہ احرام باندھیں گے۔
(الف) جحفہ سے (ب) یلملم سے (ج) ذو الحلیفہ سے (د) قرن سے

CS CamScanner

سوال نمبر 15: "صلو امع النبی عاقدی أزرهم علی عواتقهم "اس میں عاقدی صیغہ ہے۔

(الف) واحد مؤنث (ب) واحد مذکر (ج) جمع سالم (د) جمع مکسر

سوال نمبر 16: بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی رہی۔

(الف) سولہ یا سترہ مہینے تک (ب) پندرہ یا سولہ مہینے تک (ج) سترہ یا اٹھارہ مہینے تک (د) انیس یا بیس مہینے تک

سوال نمبر 17: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر ہر روز آقا ﷺ تشریف لے جاتے تھے۔

(الف) تین بار (ب) ایک بار (ج) دو بار (د) چار بار

سوال نمبر 18: "یسجد سجدة قدر ما یقرأ احدکم۔۔۔ آیة قبل ان یرفع راسه"

(الف) خمسین (ب) ستین (ج) اربعین (د) ثلاثین

سوال نمبر 19: "الصارخ" کا معنی ہے۔

(الف) الو (ب) چمگادڑ (ج) مرغ (د) کبوتر

سوال نمبر 20: آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ مدینہ سے بخار منتقل ہو جائے۔

(الف) جحفہ کی طرف (ب) بطحان کی طرف (ج) نجد کی طرف (د) ایران کی طرف

سوال نمبر 21: آپ ﷺ نے کل عمرے کیے۔

(الف) چھ (ب) چار (ج) پانچ (د) سات

سوال نمبر 22: امام بخاری کا نام ہے۔

(الف) محمد بن ابراھیم (ب) محمد بن مغیرہ (ج) محمد بن اسماعیل (د) محمد بن بردزبہ

سوال نمبر 23: بخاری شریف کی تالیف مکمل ہوئی۔

(الف) دس سال میں (ب) پندرہ سال میں (ج) بارہ سال میں (د) سولہ سال میں

سوال نمبر 24: بخاری شریف کا شمار ہوتا ہے۔

(الف) جوامع میں (ب) سنن میں (ج) مسانید میں (د) مستخرجات میں

سوال نمبر 25: امام بخاری کا وصال ہوا۔

(الف) بخارا میں (ب) سمرقند میں (ج) نیشاپور میں (د) اندلس میں

CamScanner

رقم الجلوس: __________

رقم ورقة الإجابة: __________

الاختبار السنوي: 2024م/1445ھ

كنز المدارس (ادارة تعليمية مسجلة)

KANZUL MADARIS BOARD

الصف: شهادة العالمية السنة الثانية | الورقة: الأولى | المادة: صحيح البخاري

التاريخ: 12-02-2024 | اليوم: الاثنين | الزمن: ساعتان ونصف | مجموع الدرجات: 75

أسئلة قصيرة (Short Questions)

ملاحظة: أجب عن خمسة عشر سؤالا مما يأتي، لكلّ سؤال ثلاث درجات (15x3=45)

السؤال الأوّل: ماذا قالت خديجة للنبي ﷺ عند الرجوع من حراء؟ اكتب بالعربية أو غيرها.

السؤال الثاني: «أن أبا سفيان أخبره أن هرقل أرسل إليه في ركب من قريش وكانوا تجارا بالشام في المدة التي كان رسول الله ماد فيها أبا سفيان وكفار قريش». شكل الحديث.

السؤال الثالث: ترجم الحديث المذكور بالأردية.

السؤال الرابع: ماهي ثلاث خصال إذا وجدت في شخص وجد حلاوة الايمان؟

السؤال الخامس: «إن الدين يسر ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه فسددوا وقاربوا وأبشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة». ترجم الحديث إلى الأردية.

السؤال السادس: وقال أبو ذر: «لو وضعتم الصمصامة على هذه وأشار إلى قفاه ثم ظننت أني أنفذ كلمة سمعتها من النبي ﷺ قبل أن تجيزوا علي لأنفذتها». ترجم الحديث إلى الأردية.

السؤال السابع: «باب الرحلة في المسألة النازلة». ماهو الغرض من عقد هذا الباب؟

السؤال الثامن: «ثلاثة لهم أجران». من هم الثلاثة؟

السؤال التاسع: قال أبو هريرة: «حفظت من رسول الله ﷺ وعاءين فأما أحدهما فبثثته وأما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم». شكل الحديث.

السؤال العاشر: عن أم عطية قالت: «أمرنا أن نخرج الحيض يوم العيدين وذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم». شكل الحديث.

السؤال الحادي عشر: ترجم الحديث المذكور إلى الأردية.

السؤال الثاني عشر: اذكر حديثا واحدا في فضل قيام الليل.

السؤال الثالث عشر: «كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة منها الوتر وركعتا الفجر». اذكر ثلاث عشرة ركعة مفصلا.

السؤال الرابع عشر: قالت عائشة رضي الله عنها: «كنت أمد رجلي في قبلة النبي ﷺ وهو يصلي فإذا سجد غمزني فرفعتها». على أيّ مسألة استدل البخاري بهذا الحديث؟

السؤال الخامس عشر: اذكر في فضل المدينة الحديث الذي ورد فيه: «كما ينفي الكير خبث الحديد».

السؤال السادس عشر: قال جعيد بن عبد الرحمن: «رأيت السائب بن يزيد ابن أربع وتسعين جلدا معتدلا». ماهو سر طول عمر السائب بن يزيد؟

السؤال السابع عشر: أكمل حديث ابن عمر: «كنا نخير بين الناس في زمان رسول الله ﷺ ....».

السؤال الثامن عشر: قال النبي ﷺ للأنصار: «ستلقون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني وموعدكم الحوض». ترجم الحديث إلى الأردية.

السؤال التاسع عشر: «إن رجلين خرجا من عند النبي في ليلة مظلمة وإذا نور بين أيديهما». من هما الرجلان؟

السؤال العشرون: اكتب اسم الصحيح للبخاري كاملا.

أسئلة طويلة (Long Questions)

ملاحظة: أجب عن ثلاثة أسئلة، لكلّ سؤال عشر درجات (3x10=30)

السؤال الأوّل: اذكر حديث القرطاس مختصرا وطعن الشيعة بهذا الحديث في سيدنا عمر رضي الله عنه والرد البليغ عليهم.

السؤال الثاني: اشرح الحديثين الآتيين:

(1): «لولا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار». (2): «لا هجرة بعد الفتح».

السؤال الثالث: اذكر ثلاث علامات النبوة في ضوء صحيح البخاري.

السؤال الرابع: اشرح الحديثين الآتيين:

(1): «خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام اذا فقهوا». (2): «مروا أبا بكر أن يصلي بالناس فإنكن صواحب يوسف».

السؤال الخامس: اذكر ترجمة الإمام البخاري ومنهجه في صحيحه.

CamScanner

مختصر سوالات

س نمبر 1

دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خدیجۃ بعد الرجوع من حراء فقال لھا زملونی زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین نوائب الحق۔

س نمبر 2

اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ ھِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ فِیْ رَکْبٍ مِنْ قُرَیْشٍ وَکَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِی الْمُدَّۃِ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَادَّ فِیْھَا اَبَا سُفْیَانَ وَکُفَّارَ قُرَیْشٍ۔

س نمبر 3

ترجمہ:

ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے ان کے پاس قریش کے قافلے میں ایک آدمی بلانے بھیجا اس وقت یہ لوگ تجارت کے لیے شام گئے ہوئے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور ابوسفیان سے وقتی عہد کیا تھا۔

س نمبر 4

جس میں 3 خصلتیں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت کو پالیا ① اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک سب سے محبوب ہوں ② محض اللہ پاک کی رضا کے لئے محبت رکھے ③ کفر میں لوٹ جانا ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

سوال نمبر 5

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

بے شک دین آسان ہے جو شخص دین میں سختی کرے گا تو یہ دین اس پر غالب آجائے گا پس اپنے عمل میں پختگی پیدا کرو۔ اور میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ اور دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔

سوال نمبر 6

ابوذر غفاری فرماتے ہیں:

آپ نے اپنا گردن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور مجھے یقین ہو کہ اس تلوار کے چلنے سے پہلے میں وہ کلمہ زبان سے ادا کر دوں گا جو میں نے نبی پاک علیہ السلام سے سنا ہے تو میں ضرور وہ کلمہ ادا کر دوں۔

سوال نمبر 7

اس باب کو باندھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لئے سفر کرنا جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں کہا گیا ہے کہ حضرت عقبہ سوار ہو کر حضور کی بارگاہ میں مسئلہ پوچھنے آئے۔ لہذا کسی مسئلے کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔

درس نمبر 8

3 لوگوں کے لئے دوہرا اجر ہے۔

① جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

② جو غلام اپنے آقا اور اللہ دونوں کا حق ادا کرے۔

③ وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو جس سے شب باشی کرتا ہے اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے۔

درس نمبر 9

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ۔

درس نمبر 10

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ۔

درس نمبر 11

حضرت ام عطیہ کہتی ہیں ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور
اور پردہ نشین عورتوں کو بھی باہر لے جائیں تاکہ وہ بھی مسلمانوں کے
اجتماع اور دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔

درس نمبر 12

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں جب کوئی خواب دیکھتا تو وہ آپ
سے بیان کرتا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور
اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا میں ابھی نوجوان تھا اور عہد نبوی
میں مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی
طرف لے گئے میں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی طرح منڈیر بنا ہے اس کے
دو کنارے تھے دوزخ میں بہت سے ایسے لوگ دیکھے جن کو میں پہچانتا تھا میں
کہنے لگا دوزخ سے اللہ کی پناہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے ایک فرشتہ ملا اور اس نے
کہا ڈرو نہیں میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا انہوں
نے حضور علیہ السلام کو تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت خوب لڑکا ہے
کاش کہ رات میں نماز پڑھا کرتا راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن عمر رات میں
بہت کم سوتے تھے۔

درس نمبر 13

حضور علیہ السلام رات کو 13 رکعتیں پڑھا کرتے تھے جس میں تین رکعت وتر کی ہوتیں اور 2 رکعت فجر کی سنتوں کی اور بقیہ رکعات بھی 2، 2 کر کے ادا کیا کرتے تھے۔

درس نمبر 14

اس حدیث پاک سے امام بخاری نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ نماز میں عمل قلیل جائز ہے یعنی ضرورت کے پیش نظر آگے سے کوئی چیز ہٹائی جاسکتی ہے۔

درس نمبر 15

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے ایک شہر کی طرف ہجرت کا حکم ہوا ہے جو دوسروں شہروں کو کھائے گا (یعنی ان شہروں کا سردار ہوگا) منافقین اسے یثرب کہتے ہیں لیکن اسکا نام مدینہ ہے وہ (برے) لوگوں کو ایسے باہر نکال دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

درس نمبر 16

جعید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو 94 سال کی عمر میں خاصہ قوی و توانا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے کانوں اور آنکھوں میں جو نفع حاصل کر رہا ہوں وہ صرف سرکار علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ہے میری خالہ ایک بار مجھے سرکار کی بارگاہ میں لے گئیں اور عرض کی یہ میرا بھانجا بیمار ہے آپ اس کے لیے دعا کر دیں پھر آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

درس نمبر 17

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم۔

جب ہمیں سرکار کے زمانے میں صحابہ کے درمیان اختیار دیا جاتا تو ہم ابوبکر کو اختیار کرتے پھر عمر کو پھر عثمان کو۔

سوال نمبر 18

حضور علیہ السلام نے انصار سے فرمایا عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیے جاؤ گے پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے مل لو اور میرا تم سے ملنے کی مقررہ جگہ حوض کوثر ہے۔

سوال نمبر 19

وہ دو آدمی یہ تھے۔

① اسید بن حضیر

② عباد بن بشر

سوال نمبر 20

"الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

طویل سوالات

(س نمبر 1)

حدیث قرطاس:

ابن عباس کہتے ہیں جب نبی کریم علیہ السلام کے مرض میں شدت ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سامان کتابت لاؤ تاکہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھوں تاکہ بعد میں تم گمراہ نہ ہوسکو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وقت آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب قرآن موجود ہے جو ہمیں کافی ہے اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہوگئی اور شور وغل زیادہ ہوگیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو میرے پاس جھگڑا کرنا مناسب نہیں۔

شیعہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض ہے

اہل تشیع بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی آڑ میں حضرت عمر پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو آخری تحریر لکھنے نہ دی جو کہ حضور علیہ السلام نے مولی علی کے خلیفہ اول ہونے کے حق میں لکھنا تھی۔

جواب:-

① یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی ظاہری وفات سے چار روز قبل جمعرات کو پیش آیا اور اسوقت حضرت علی بھی وہیں موجود تھے اگر حضرت علی بھی چاہتے تو حضرت عمر کے جانے کے بعد سامان کتابت دے کر تحریر لکھوا لیتے لیکن آپ نے ایسا نہ کیا لہذا اس سے اعتراض تو مولی علی پر بھی آتا ہے۔

② حضرت عمر کا منع کرنے کی وجہ حضور کو تکلیف سے بچانا تھا۔

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دیگر کئی اور صحابہ کرام کی بھی یہی رائے تھی۔

④ تحریر لکھوانے سے منافقین کو باتیں کرنے کا موقع ملتا اس وجہ سے حضرت عمر نے منع کیا۔

﴾س نمبر 2﴿

لولا الهجرة لكنت امرأً من الانصار

یہ حدیث پاک انصار کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہونا پسند کرتا۔ یہ ان کے لئے باعث شرف اور کھلی فضیلت ہے۔

"لا هجرة بعد الفتح"

جب مکہ فتح ہو گیا تو وہاں سے ہجرت کا سوال ہی ختم ہو گیا کہ اب تو مکہ و مدینہ میں مسلمانوں کی حکومت ہے اسی لئے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔

﴾س نمبر 3﴿

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا آپ علیہ السلام نے اس میں اپنا دست مبارک رکھا تو اس سے پانی پھوٹنے لگا اور اسی سے پوری جماعت نے وضو کیا اور ان کی تعداد 300 کے قریب تھی۔

سبق نمبر ۱۹

"خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام"

اور انسانوں کی مثال کان کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے دور میں شریف تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں جبکہ وہ دین کی سمجھ بھی رکھتے ہوں۔

یعنی جو لوگ دور جاہلیت میں شریف و اچھے اخلاق کے حامل تھے وہ اسلام لانے اور اسکی تعلیمات کو سیکھنے کے بعد بدرجہ اولیٰ اچھے ہوں گے اور اسلام میں بھی اچھے ہوں۔

"مروا ابابکر ان یصلی بالناس"

اس حدیث پاک نے حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ سے فرمایا "فانکن صواحب یوسف" یعنی تم لوگ صواحب یوسف (زلیخہ) کی طرح باتیں بناتی ہوں۔

(2) صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ نے اس سے وضو کیا لوگ لپکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمہیں کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پانی کے سوا ہمارے پاس کوئی پانی نہ ہے جس سے ہم وضو کریں یا پانی پیئیں پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا اور پانی آپ کی مبارک انگلیوں سے چشموں کی طرح نکلنے لگا پس ہم نے پیا اور وضو بھی کیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم اس وقت 1500 تھے اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں وہ پانی کفایت کرتا۔

(3) براء بن عازب کہتے ہیں صلح حدیبیہ کے دن ہم 1400 لوگ تھے حدیبیہ ایک کنویں کے نام ہے اس سے ہم نے اتنا پانی کھینچا کہ اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا تو آپ نے کنویں کے پاس بیٹھ کر دعا کی اور اس پانی سے کلی کی اور کلی کا پانی کنویں میں ڈال دیا ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ کنواں پانی سے بھر آیا پھر ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پایا اور ہمارے اونٹ بھی سیراب ہو گئے۔

CamScanner

درس نمبر 7

آپ کا نام محمد بن اسماعیل بخاری ہے۔

والد کا نام اسماعیل بن ابراہیم ہے۔

کنیت ابو عبداللہ ہے۔

آپ کا مشہور لقب امیر المومنین فی الحدیث ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت 13 شوال المکرم 194ھ میں سمرقند بخارا میں ہوئی۔

آپ نے 9 سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کر لیا۔ اور دسویں سال میں فن حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں فن حدیث پر مہارت حاصل کر لی۔ امام بخاری نے جمع احادیث کے لئے خراسان، ایران، عراق، شام، مصر، حجاز مقدس اور سینکڑوں علاقوں کا سفر کیا آپ نے اپنی مایہ ناز تصنیف صحیح البخاری کو 16 سال کے عرصہ میں مکمل کیا۔

امام بخاری کے مشہور شیوخ :- امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، امام شافعی، علی بن مدینی، یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ ہیں۔

امام بخاری کے سینکڑوں تلامذہ ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں۔

① امام مسلم ② امام ترمذی ③ امام نسائی ④ امام ابن ماجہ ⑤ امام مزی

امام بخاری کو 3 لاکھ سے زائد صحیح و غیر صحیح احادیث یاد تھیں۔

وصال: آپ کا وصال یکم شوال المکرم عید الفطر کے روز 256ھ میں ہوا اور آپ کا مزار پر انوار ازبکستان بخارا میں ہے۔

منہج صحیح بخاری:

صحیح بخاری شریف میں آپ علیہ الرحمۃ کا منہج بیشتر محتاط جامع اور حدیث کی جانچ پرکھ پر مبنی ہے جس میں وہ حدیث کے متن اور سند پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ ابواب کی ترتیب میں فقہی اور علمی نکتہ نظر میں گہرائی سے دیکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ:

مکرر احادیث کا استعمال

ابواب کی ترتیب و عنوانات

کا خصوصی خیال رکھتے ہیں۔